Regd No L ۵۲۵۴ 293

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

یوم منگل ۲۰ شوال سنہ ۱۳۷۳ ھجری

جلد ۴۳/۸ | ۲۲ احسان سنہ ۱۳۳۳ - ۲۲ جون سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۸۲

سارے گواٹے مالا میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا

گواٹے مالا ۱۸ جون۔ گواٹے مالا کے صدر نے سارے ملک میں مارشل لا نافذ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ صدر نے اپیل کی ہے۔ کہ ملک کی فوج کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے حکومت کو موٹریں عاریتاً دی جائیں۔ رائٹر نے خبر دی ہے۔ کہ سرکاری فوج اور باغیوں کی مخالف کمیونسٹ فوج کا پہلا مقابلہ ڈکاٹا میں ہوگا۔ باغی فوج ایک بندرگاہ پر قبضہ کر کے گواٹے مالا شہر کی طرف بڑھ رہی ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے۔ کہ گواٹے مالا کی فوج اب تک حکومت کی وفادار ہے۔ اور اس کے حکومت کے مخالف ہونے کی جو خبریں پھیلائی گئی تھیں۔ وہ بے بنیاد تھیں۔ گواٹے مالا کی حکومت نے الزام لگایا ہے۔ کہ باغی فوجیں ہنڈ یورس کی سرحد پار کر کے برابر گواٹے مالا میں داخل ہو رہی ہیں۔ ادھر سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کے تمام ممبر ملکوں سے کہا ہے۔ کہ وہ کسی ایسی سرگرمی میں حصہ نہ لیں۔ جو گواٹے مالا میں خونریزی میں مدد دے۔ سلامتی کونسل نے فرانس کی یہ قرارداد منظور کر لی۔ کہ گواٹے مالا میں لڑائی بند کرائی جائے۔

مشرقی پاکستان میں چالنا کی لنگرگاہ کی ترقی پر چالیس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا

چالنا کی لنگرگاہ دس میل دور منگلا کے مقام پر منتقل کر دی گئی

ڈھاکہ ۱۸ جون۔ مشرقی پاکستان کی چالنا کی لنگرگاہ کو کل دس میل دور منگلا کے مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس لنگرگاہ کا نام چالنا ہی رہے گا۔ منگلا کے مقام پر لنگر قائم کر دیئے گئے ہیں۔ اور کئی جہاز لنگر انداز بھی ہو چکے ہیں۔ چالنا کی لنگرگاہ کو منتقل کرنا اس لئے ضروری ہو گیا تھا۔ کہ چالنا میں جہازوں کی آمدورفت بہت بڑھ گئی تھی۔ لیکن وہ اتنی وسیع نہ تھی۔ منگلا کی لنگرگاہ بہت وسیع ہے۔ لنگرگاہ کی منتقلی کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ دریائے پوسر میں چالنا کے قریب زبردست بھنور پڑتے ہیں جن کی وجہ سے جہازوں کو خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ منگلا میں لنگر اندازی کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اس مالی سال میں چالیس لاکھ روپے کا سامان خرید لیا جائے گا۔ جس میں رہبر جہاز اور کشتیاں بھی ہوں گی۔ دریائے پوسر میں جہازوں کی رہنمائی کے لئے ایک سگنل سٹیشن بھی قائم کیا جائے گا۔ چالنا کی لنگرگاہ سنہ ۱۹۵۰ء میں اس لئے قائم کی گئی تھی۔ کہ چاٹگام میں جہازوں کی بھیڑ کم ہو جائے۔ یہ تجربہ کامیاب رہا۔ اور اب اس میں ۵ لاکھ ٹن سالانہ سامان کی آمدورفت رہتی ہے۔

جنیوا کانفرنس کے متعلق مسٹر ایڈن دارالعوام میں رپورٹ پیش کرینگے

لنڈن ۱۸ جون۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن جو کل جنیوا سے لنڈن واپس آ گئے ہیں۔ بدھ کو دارالعوام میں جنیوا کانفرنس کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ اس دن دارالعوام میں خارجی معاملات پر بحث ہوگی۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف بھی ماسکو واپس پہنچ گئے ہیں۔ چین کے وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی ابھی تک جنیوا میں ہیں۔ لیکن وہ بھی عنقریب پیکنگ روانہ ہونے والے ہیں۔ امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر بیڈل سمتھ بھی واشنگٹن روانہ ہو چکے ہیں۔ فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے کل اپنی پوری کابینہ کا اجلاس طلب کیا ہے۔ وہ اجلاس میں بتائیں گے۔ کہ مسٹر ایڈن اور مسٹر بیڈل سمتھ سے ان کی کیا بات چیت ہوئی۔

ڈھاکہ میں اسلامی تحقیقاتی ادارہ

ڈھاکہ ۱۸ جون۔ ڈھاکہ میں مجوزہ اسلامی تحقیقاتی ادارہ کے لئے گیارہ ارکان کی ایک ایڈہاک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ یہ ادارہ ایک غیر سیاسی ادارہ ہوگا۔

تونس کی نو دستور پارٹی کے سکرٹری جنرل کی کراچی میں آمد

کراچی ۱۸ جون۔ تونس کی نو دستور پارٹی کے سکرٹری جنرل صلاح بن یوسف آج کراچی پہنچے۔ وہ پاکستان میں دو تین ہفتے قیام کریں گے اور لاہور۔ پشاور اور ڈھاکہ کا دورہ کریں گے۔ پاکستان میں تونس کے نمائندے مسٹر رشید ادریس مشرق وسطیٰ کے سفیروں اور موتمر عالم اسلامی کے عہدیداروں نے ہوائی اڈہ پر صلاح بن یوسف کا استقبال کیا۔

مشرق وسطیٰ کے ممالک کی اقتصادی ترقی

نیویارک ۱۸ جون۔ اقوام متحدہ نے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ کہ سنہ ۵۲-۱۹۵۳ء میں مشرق وسطیٰ کے تمام ملکوں نے اقتصادی ترقی کی۔ ترقی کی راہ میں ترکی نے سب سے زیادہ قدم مارا۔ سب سے زیادہ ترقی پیٹرولیم کی صنعت میں ہوئی۔ اور اس کے بعد زراعت میں۔ تجارت کے میدان میں اہم تبدیلیاں یہ ہوئیں۔ کہ مشرق وسطیٰ کی تجارت میں امریکہ اور برطانیہ کا حصہ گھٹ گیا۔ اور مغربی جرمنی کا حصہ بڑھ گیا۔

لیبیا کا وفد ترکی کے پانچ روزہ دورہ پر

انقرہ ۱۸ جون۔ لیبیا کا ایک وفد ترکی کے پانچ روزہ دورہ پر آج انقرہ پہنچ گیا۔ لیبیا کے وزیر اعظم اس وفد کے لیڈر ہیں۔ وفد میں وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ بھی شامل ہیں۔ انقرہ پہنچنے پر ترکی کے اعلیٰ افسروں نے وفد کا خیر مقدم کیا۔ بعد میں وفد نے جمہوریہ ترکی کے بانی کمال اتاترک کے مزار پر پھول چڑھائے۔ وفد کے ارکان آج رات پارلیمنٹ کے صدر سے ملاقات کریں گے۔ ترکی کے صدر آج ان کے اعزاز میں ڈنر دے رہے ہیں۔

ڈھاکہ ۱۸ جون۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ حال ہی میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے معاملات پر نظر ثانی کے بعد ترسیٹھ اشخاص کو رہا کر دیا گیا ہے۔

سکھ یاتروں کی جماعت سیالکوٹ سے مشرقی پنجاب روانہ ہو گئی

سیالکوٹ ۱۸ جون۔ ستر سکھ یاتروں کی ایک جماعت تحصیل ڈسکہ کے ایک گوردوارہ کی زیارت کرنے کے بعد کل سیالکوٹ سے مشرقی پنجاب روانہ ہو گئی۔ حکومت نے ان یاتریوں کے آرام و آسائش کے لئے جو انتظامات کئے تھے۔ سکھوں کی جماعت نے ان پر اطمینان کا اظہار کیا۔

خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ سندھ کے گورنر مقرر کر دیئے گئے

کراچی ۱۸ جون۔ آج تیسرے پہر ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ کو مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کی جگہ سندھ کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ قبل ازیں اخبارات میں اس قسم کی اطلاعات شائع ہوئی تھیں۔ کہ خان موصوف نے گورنری کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ خیال ہے۔ کہ خان ممدوٹ اس ماہ کی ۲۳ تاریخ کو حلف اٹھائیں گے۔ پنجاب کے نئے گورنر ۲۴ جون کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔ وہ اسی روز حلف اٹھائیں گے۔

کراچی ۱۸ جون۔ دو جرمن اور دو پاکستانی انجینئروں کی ایک سروے پارٹی بلوچستان کی کوئلہ کی کانوں کا معائنہ کرنے کے لئے آج کراچی سے بلوچستان روانہ ہو گئی۔

لاہور کا موسم

لاہور ۱۸ جون۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۵ء۱۱۰ اور کم سے کم ۹ء۸۳ تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الضیاء پریس لاہور میں شائع کرا کر ۳- میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلامُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آمین کہنا

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین فانّہ من وافق قولہ قول الملٰئکۃ غفرلہٗ ماتقدم مِن ذنبہٖ (صحیح بخاری)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے۔ تو تم آمین کہو۔ کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک فیصلہ

ایک تصفیہ کا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل فرمایا ہے۔ جو احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے:-

"نقل طلاق نامہ سے بالکل واضح ہے۔ کہ یہ خلع ہے۔ اور اس پر لڑکی کی تصدیق بھی موجود ہے۔ اور جب لڑکی کا اپنا بیان ہے۔ کہ وہ علیحدگی چاہتی ہے۔ اور مہر چھوڑتی ہے۔ جسے خاوند نے منظور کرلیا ہے۔ تو یہ خلع ہُوا۔ اور خلع میں رجوع کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر لڑکی چاہے۔ تو نکاح جدید (پہلے خاوند سے) کرسکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے مراد یہ ہے۔ کہ اگر عورت کے کہنے پر خاوند اسے نکاح سے آزاد نہ کرے۔ تو عورت خود بخود آزاد نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس صورت میں اسے قاضی کے ذریعہ طلاق حاصل کرنی پڑے گی۔ یعنی جیسا کہ مرد اگر عورت کی رضا مندی کے بغیر بھی اسے طلاق دیدے۔ تو وہ اس کے عقدِ زوجیت سے آزاد ہو جائے گی۔ لیکن عورت کے مطالبہ طلاق کی صورت میں اگر مرد اسے طلاق نہ دے۔ تو عورت خود بخود آزاد نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اسے قاضی کے ذریعہ فیصلہ کرانا ضروری ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "چشمہ معرفت" کے صفحہ ۲۳۸ پر تحریر فرمایا ہے:-

"اگر پہلی بیوی اس نکاح میں اپنی حق تلفی سمجھتی ہے۔ تو وہ طلاق لے کر اس جھگڑے سے خلاصی پاسکتی ہے۔ اور اگر خاوند طلاق نہ دے۔ تو بذریعہ حاکم وقت وہ خلع کرا سکتی ہے۔"

میرے ایک فیصلہ (سابقہ) سے جو حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس موجودہ کیس پر چسپاں نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس مقدمہ میں (عورت) کا مہر چھوڑ کر طلاق حاصل کرنا ثابت نہ تھا۔ اور نہ طلاق نامہ میں اس کی ایسی رضامندی کا ذکر تھا۔ چنانچہ وہ خاوند سے مہر کا مطالبہ کرتی تھی۔ اور جب ایسی صورت ہو۔ تو پھر قاضی کا توسط خلع کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن موجودہ کیس میں تو اس کے برعکس معاملہ ہے۔ کہ لڑکی مہر چھوڑ کر طلاق حاصل کرنے کا اقرار کرتی ہے۔ اور طلاق نامہ میں بھی لڑکی کی طرف سے مطالبہ طلاق اور ترک مہر کا اقرار واضح طور پر موجود ہے۔ جس پر لڑکی کی تصدیق ہے۔ اس لئے یہ خلع ہے۔"

کراچی جائنٹ واٹر بورڈ کی آسامیاں

[illegible] سیکرٹری کراچی جائنٹ واٹر بورڈ ۲۵ جون تک طلب کی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو [illegible]

(ناظر تعلیم و تربیت)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف کے معارف پر اطلاع پانے کا ذریعہ

"ایک گروہ ایسا بھی ہے۔ جو تزکیہ نفس کے دعوے کرتا ہے۔ مگر ان لوگوں نے قرآن شریف کو تو چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنے ہی طریق اختراع کرلئے ہیں۔ کوئی چلہ کشی کرتا ہے۔ کوئی الا اللہ کے نعرے مارتا ہے۔ کوئی نفی اثبات توجہ۔ حبس دم وغیرہ میں مبتلا ہے۔ غرض ایسے طریقے نکالے ہیں۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتے۔ اور نہ قرآن شریف کا یہ منشاء ہے۔ غرض یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک انسان ایک پاک تبدیلی نہیں کرتا ہے۔ اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا۔ قرآن شریف کے معارف اور خوبیوں پر اطلاع نہیں ملتی۔ قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں۔ جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔" (ملفوظات)

داخلہ جامعہ احمدیہ احمد نگر

چونکہ میٹرک کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو دین کے لئے وقف کرتے ہوئے فوری طور پر داخلہ کے لئے پرنسپل صاحب کے نام درخواستیں بھجوا دیں۔ جو احباب پورے طور پر اخراجات نہ برداشت کرسکتے ہوں۔ ان کی مناسب امداد بھی کی جاسکے گی۔ احباب کو ملحوظ رہے۔ کہ تبلیغ اسلام کا فریضہ اب جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ہے۔ اور ان سے ہی زیادہ سے زیادہ قربانی کا مطالبہ ہوسکتا ہے۔ بے شک اس لائن میں داخل ہو کر دنیاوی جاہ و عظمت پر لات مارنی پڑتی ہے۔ مگر حیات جاودانی بھی آخر اسی کوشش پر مترتب ہوسکتی ہے۔ اگرچہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ جو خالص نیت کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں کبھی اپنے فی الدنیا والے اجر سے محروم نہیں کرتا۔ امید ہے احباب اچھے ذہین پڑھنے والے نوجوان اس کے لئے وقف کریں گے۔ اور جن کے اپنے بچے نہ ہوں۔ وہ اپنے علاقہ یا شہر یا دہ سے کسی ایسے نوجوان کو بھجوانے کی کوشش فرمائیں گے۔ جائز حد تک مالی امداد نظارت سے بھی میسر آسکے گی۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

نوٹس داخلہ
تعلیم الاسلام کالج لاہور

فرسٹ ایر آرٹس اور سائنس (میڈیکل اور نان میڈیکل) کلاسز کا داخلہ ۲۶ جون ۵۴ء سے شروع ہوگا۔ اور ۲۹ جون تک رہے گا۔ داخل ہونے والے طلبا کو چاہیئے۔ کہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ لف کرکے پیش کریں۔ پرنسپل سے روزانہ ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک انٹرویو کا وقت مقرر ہے۔ فیس کی مراعات اور دیگر وظائف کے لئے طلباء کی تعلیمی حسن کارکردگی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کالج پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور (پاکستان)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر کا داخلہ ۲۶ جون بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ دس دن کے بعد داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ لیا جائے گا۔ کالج میں آرٹس کے قریباً تمام مضامین پڑھانے کا انتظام ہے۔ مروجہ تعلیم کے علاوہ دینیات کی اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل بھی ہے۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوا لئے جاسکتے ہیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۲ احسان ۱۳۳۳ ھش

متارکۂ جنگ

اقوام متحدہ کی انجمن کے لئے شاید سب سے مشکل مسئلہ اب متارکہ جنگ کا مسئلہ ہے آج کئی ایک ایسے مقامات ہیں۔ جہاں انجمن کے ذریعہ جنگ روکی گئی ہوئی ہے۔ اور سالوں سے وہاں انجمن کے مبصر سرحدوں کی نگرانی پر لگے ہوئے ہیں۔ فلسطین۔ کوریا۔ جرمنی کشمیر ایسے ہی مقامات ہیں۔ اور اب ہند چینی بھی ان ممالک میں شامل ہونے والا ہے۔

ولیم کلارک صاحب جنہوں نے پچھلے دنوں آزاد کشمیر کی سیاحت کی فرماتے ہیں

"جب میں مظفر آباد سے چلنے لگا تو اس بات پر غور کر رہا تھا کہ آخر ہم اس طوفان کو کب تک دبا سکیں گے ہم یہاں کشمیر میں (یا کوریا میں یا جرمنی میں) ایسی مصنوعی لائنوں سے کب تک امن برقرار رکھ سکتے ہیں۔ جن کے باعث لوگ اپنے گھروں سے جدا ہو گئے ہیں"

اس سے ظاہر ہے کہ جہاں متارکہ جنگ کو اقوام متحدہ کی انجمن اپنا ایک عظیم کارنامہ خیال کرتی ہے۔ جس کی وجہ شاید اس کے خیال میں یہ ہے کہ اس نے دو ملکوں کو جنگ سے روک دیا ہے۔ وہاں یہ چیز جنگ سے بھی زیادہ عوام کے لئے نقصان رساں ثابت ہو رہی ہے چنانچہ ولیم کلارک صاحب اپنے اس مضمون میں لکھتے ہیں۔

یہی حال جمہوریہ آزاد کشمیر کے صدر کے دفتر کا بھی ہے.....
صدر دیر تک مجھ سے ان بے انصافیوں کا ذکر کرتے رہے۔ جو کشمیر کے ساتھ کی گئی ہیں..... رخصت ہوتے ہوئے میں نے ان سے پوچھا۔ کہ ان کے خیال کے مطابق ان بے انصافیوں کا ازالہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مایوسی کے ساتھ کہا۔ "اقوام متحدہ کے ذریعہ یا پھر ہماری کوششوں سے"۔

اس کے بعد ولیم کلارک صاحب رائے زنی کرتے ہوئے فرماتے ہیں"

حکومت کشمیر ایک جلاوطن حکومت ہے۔ وہ تمام کشمیر پر حکومت کرنے کی دعویدار ہے ... ان حالات کی نذر میں حب الوطنی کا بھڑکتا ہوا جذبہ۔ اپنے ملک کی تقسیم کے خلاف غصہ کا تند و تیز شعلہ اور اقوام متحدہ کے خلاف جو ان مسائل کو حل کرنے یا بقول ان کے بھارت کو استصواب رائے کرانے پر مجبور کرنے میں ناکام رہی ہے۔ نفرت و حقارت کا جذبہ موجزن ہے۔

"ایک بات جس نے مجھے شدت سے متاثر کیا ہے یہ ہے کہ یہاں کے ہر شخص کو اعتماد کامل ہے کہ استصواب رائے یا جنگ دونوں صورتوں میں ان کو کامیابی نصیب ہو گی۔ آزاد کشمیر قریب قریب ہر شرط پر استصواب رائے عامہ کرانے کے لئے تیار ہے کیونکہ یہاں کے باشندے بیقین کامل سمجھتے ہیں کہ خط متارکہ کے اس پار ان کے بھائی مسلم ملک پاکستان میں شامل ہونے اور ہندو بھارت کے اقتدار سے بچ نکلنے کے لئے ووٹ دیں گے"

آخر میں جناب ولیم کلارک درد انگیز لہجہ میں لکھتے ہیں۔ کہ

"جب میں جانے کے لئے اپنا سامان باندھ رہا تھا۔ تو قلی نے مجھے بتایا کہ اس نے کس طرح ۱۹۱۶ء میں برطانوی فوج کے ساتھ فرانس میں خدمت انجام دی تھی۔ اور کس طرح اس نے گریجویٹی (انعام) کی رقم سے وادی کشمیر میں ایک فارم خریدا تھا۔ اس کی ساری محنت اور اثاثہ اور اس کے دو بیٹوں کی محنت اس فارم کو پروان چڑھانے پر صرف ہوئی۔ مگر اب وہ محسوس کرتا تھا کہ وہ جا چکا ہے اور کہا کہ میرے دونوں بیٹے اپنا گھر واپس لینے کے لئے فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

اس درد انگیز داستان سے ان لوگوں کے جذبات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جن کو اپنے گھروں سے نکال دیا گیا ہے۔ اور متارکہ جنگ جو اقوام متحدہ کی طرف سے بطور نعمت کے سمجھا جاتا ہے۔ تارکان وطن کے لئے کس قدر جانکاہ ثابت ہو رہا ہے۔ اس داستان سے آپ ان لاکھوں خاندانوں کے مصائب کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جو کوریا۔ فلسطین۔ جرمنی وغیرہ میں متارکہ جنگ کی وجہ سے اپنے وطنوں سے نکالے گئے ہوئے ہیں۔ اور انہیں آسمان کے نیچے کہیں امان نہیں ملتی۔

اقوام متحدہ کے مبصروں کے متعلق ولیم کلارک صاحب فرماتے ہیں:۔

"اس شعلہ پذیر ماحول کے بعد اقوام متحدہ کے مبصروں کی معقول پسندی دیکھ کر ایک غیر معمولی تضاد محسوس ہوا۔ اقوام متحدہ کے مبصروں کی جماعتیں تین مہینے خط متارکہ کی اس جانب اور تین مہینے اس کی دوسری جانب گزارتی ہیں۔ اور ان اہم مسائل کے متعلق جن سے انہیں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ وہ غیر جانبدار رہنے کی عادی ہو گئی ہیں۔ مجھے یہ محسوس ہوا۔ کہ ان کا ہر فرد احتیاط کے زنداں میں محبوس ہے"۔

بے شک اقوام متحدہ کی انجمن نے جنگ بند کروائی ہوئی ہے۔ یہ واقعی اس کا بڑا کارنامہ ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اس نے اپنے مبصر مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جو نہایت حزم و احتیاط سے اپنے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے واقعی خونریزی کو ایک حد تک بند کیا ہوا ہے مگر سوال یہ ہے کہ یہ حالات کب تک جاری رہیں گے؟

وہ مصائب جن میں ان ملکوں کے عوام جن میں متارکہ جنگ کا عمل جاری ہے۔ کب ختم ہوں گے؟ متارکہ جنگ تو محض ایک درمیانی انتظام تھا یہ کوئی مستقل چیز نہیں کہ لوگ اس پر مطمئن ہو جائیں مگر اقوام متحدہ کی انجمن خاص کر کشمیر اور فلسطین کے متعلق تو شاید یہی سمجھے بیٹھی ہے کہ اس نے جو کچھ کر دیا وہی بہت کچھ ہے۔

پچھلے دنوں پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی سرگرمیوں سے کچھ امید بندھ چلی تھی۔ کہ کشمیر جس مصیبت میں گرفتار ہے وہ جلد ختم ہو جائے گی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ امریکی فوجی امداد کو بہانہ بنا کر ایک ملک کے عوام کی مصیبتوں کو بالکل فراموش کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ وہی بات ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں "ہاروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" سوال تو کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کا ہے۔ آزادانہ استصواب رائے پر پاکستان اور بھارت دونوں اقوام متحدہ کی انجمن کے سامنے معاہدہ کر چکے ہوئے ہیں۔ ایسے معاہدہ کو جامۂ عمل پہنانے سے ایک ایسے بہانے سے گریز جس سے کشمیر کے عوام کا کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ کسی طرح منصفانہ اور انسانیت کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کی مظہر نہیں ہے۔ سنا جاتا ہے کہ چونکہ یہ معاملہ باہم گفتگو سے طے نہیں ہو سکا لہذا پاکستان اس مسئلہ کو اقوام متحدہ کی انجمن میں چھیڑنا چاہتا ہے۔ ایسے حالات میں جب کہ باہمی گفتگو میں خود ہی ایک طرف سے صاف صاف لفظوں میں تعطل پیدا کر دیا گیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اقوام متحدہ کی انجمن ایسی صورت میں کوئی ایسا مؤثر اقدام کرے گی۔ جس سے کشمیری عوام کو حق خود ارادیت کے استعمال کا جلد موقع ملے گا۔ اور وہ ان مصائب سے رہائی حاصل کریں گے۔ جن میں متارکہ جنگ کے باوجود وہ گرفتار ہیں۔ اور یہ گومگو کی حالت ہمیشہ کے لئے اختتام پذیر ہو جائے گی۔

قرآن مجید کے تراجم کے متعلق ایک سکھ دوست کا خط

گیانی ددیل سنگھ صاحب امرگڑھ (پٹیالہ سٹیٹ) سے لکھتے ہیں:۔

بھائی جان! یہ جان کر خوشی ہوئی۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کئی زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم کئے جا رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس پاک کتاب کا ترجمہ ہر ایک زبان میں کیا جائے۔ تاکہ غیر مسلم بھی قرآن پاک کی تعلیم سے واقف ہو کر فیض حاصل کریں۔ اور اس کام کو جماعت احمدیہ بہت عرصہ سے سرانجام دے رہی ہے۔ اور اسلام کا پرچار دیشوں میں جتنا احمدیوں نے کیا ہے۔ اتنا شاید دوسرے مسلمانوں نے کیا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کا پرچار باہر کے دیشوں میں صرف احمدیوں نے کیا ہے۔

میرا خیال ہے۔ کہ آپ اپنے پڑوسی سکھ بھائیوں کے واسطے پنجابی یعنی گورمکھی حروف میں بھی قرآن پاک کا ترجمہ کرائیں۔ تاکہ سکھ بھائی بھی یہ شرف حاصل کر سکیں۔ میں نے آپ کو صلاح دی ہے اگر پروان ہو جائے تو میرے دھن بھاگ۔ (خاکسار:۔ گیانی ددیل سنگھ امرگڑھ)

گیانی صاحب اور دوسرے دوستوں کے لئے یہ اطلاع باعث مسرت ہو گی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورمکھی میں بھی قرآن پاک کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ اگر دوستوں کا تعاون ہمیں میسر ہو گیا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ جلدی اسے شائع کر دیا جائے گا۔

(انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید۔ ربوہ)

ہالینڈ میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن پاک کی اشاعت کیلئے احمدی مبلغین کی کامیاب مساعی

قرآن مجید کے ولندیزی ترجمہ کی وسیع اشاعت۔ اسلام کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ، مناظرہ و تقاریر

احمدیہ مشن ہالینڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۵۳ء

(۲)

از محترم مولوی غلام احمد صاحب بشیر

انفرادی تبلیغ

دائرہ تبلیغ کے وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ مہمانوں کی آمد و رفت میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ تقریباً روزانہ ہی بعض لوگ معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لاتے رہے۔ اور اس طرح ان کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنے کے علاوہ انہیں پیغام حق واضح الفاظ میں پہنچانے کا موقعہ ملتا رہا۔

مشن ہاؤس میں تشریف لانے والوں کے علاوہ بعض دیگر احباب کے ہاں بھی وقتاً فوقتاً جاتے رہے۔ اور اسی طرح انفرادی طور پر بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

تعلیم و تربیت

اس سلسلہ میں مولانا ابوبکر صاحب خاص طور پر کوشاں رہے۔ دس بارہ کے قریب دوست ان سے قرآن مجید عربی میں پڑھتے رہے اور بعض دوست اردو بھی سیکھتے رہے۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی صاحب نہائت ہی مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

ہر جمعہ میں احباب شامل ہوتے رہے خطبات جمعہ میں تعلیمی و تربیتی مضامین پر بحث کی جاتی رہی۔

تقاریر

کویکر فرقہ کی ایک شاخ کی طرف سے موسم گرما میں ہر سال ایک الگ چھوٹے سے مقام پر تقریروں اور جلسوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سال انہوں نے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو تقاریر کرنے کے لئے مدعو کیا۔ یہ پروگرام ایک ہفتہ کا تھا جس کے لئے ہمیں بھی دعوت نامہ موصول ہوا۔ چنانچہ ہم نے ان سے اتفاق کا اظہار کیا۔ پروگرام کے مطابق مولوی ابوبکر صاحب ایوب تمام تقاریر کو سننے کے لئے ایک ہفتہ کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ اور خاکسار تقریر کرنے کے لئے دو دن کے لئے وہاں گیا۔ دوران قیام میں خاکسار نے اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ جو کہ اللہ کے فضل سے کافی مؤثر ثابت ہوئی۔ اس جلسہ کی صدارت لائڈن یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے کی تھی۔ جلسہ تقریر کے بعد تبادلہ خیالات کا موقعہ بھی دیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں بعض ایسے مسائل کی وضاحت کا بھی موقعہ مل گیا۔ جن کی وضاحت تقریر میں نہ کی جا سکی تھی۔

ایک مشن سکول کی طرف سے بھی اسلام کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ چنانچہ مولانا ابوبکر صاحب نے ان کے جلسہ میں پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں بہت سے ضروری مضامین بیان کئے گئے۔ اس جلسہ میں اساتذہ اور طلباء کے علاوہ بہت سے ڈاکٹر وغیرہ بھی شامل تھے۔ جو بیرونی مشنوں کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ حاضری جیسا کہ سنا گیا معمول سے زیادہ تھی۔ تقریر کے بعد سلسلہ تبادلہ خیالات قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس سلسلہ میں خاکسار کو بعض مسائل کی وضاحت کا موقعہ ملا۔ ہمارے بعض نومسلم دوست بھی اس جلسہ میں شامل تھے۔ چنانچہ بعض مواقع پر ان میں سے بعض نے سوالات کے جوابات دیئے۔ جلسہ کے بعد انفرادی طور پر بھی کافی دیر تک لوگوں کے ساتھ گفتگو کا موقعہ ملا۔

دا ٹرڈم کی ایک نوجوان کلب کی طرف سے بھی تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ چنانچہ خاکسار نے ان کے ہاں اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد قریباً دو گھنٹہ تک سلسلہ تبادلۂ خیالات جاری رہا۔

ایمسٹرڈم سے بھی ایک سوسائٹی کی طرف سے حرمت مسکرات کے متعلق اسلامی نظریہ کی وضاحت کرنے کے لئے تقریر کی دعوت ملی۔ اس سوسائٹی میں بھی اچھے پڑھے لکھے دوست شامل ہیں۔ اس جگہ بھی تقریر کے بعد کافی دیر تک سلسلہ تبادلہ خیالات جاری رہا۔ بہت سے دوستوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔

عیدین

عیدین کے موقعہ پر بہت سے احباب کو مدعو کیا گیا۔ اخبارات میں بھی عیدین کی خبریں شائع ہوتی رہیں۔ ہر دو مواقع پر عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے تعلق رکھنے والے مسائل روزہ اور حج پر تفصیلی بحث کی جاتی رہی۔

بیعت

اس سال چار دوست بیعت کر کے اسلام میں شامل ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

آمد و رفت

اس سال ایک ہمارے احمدی دوست انڈونیشیا کام کے سلسلہ میں ہیگ سے دیگال تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کا قیام ہر لحاظ سے مفید بنائے۔ ان کے علاوہ بھی سلسلہ کے لئے ایک دوست جو سلسلہ میں مکرم ملک عزیز احمد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوئے تھے ہالینڈ تشریف لائے جو کہ اس وقت سے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور انہیں اہل ہالینڈ کی ہدایت کا موجب بنائے۔

تعاون

ہمارے ممبران میں سے مسٹر لیون۔ مسٹر ناسو آرمن مسٹر عبداللہ فان اونک خاص طور پر سلسلہ کے کاموں میں ہماری امداد فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر دے۔ بعض دیگر ڈچ احباب بھی باوجود مسلمان نہ ہونے کے ہماری مدد فرماتے رہے۔ قرآن مجید کی چھپوائی اور پروف وغیرہ کے سلسلہ میں بہت فائدہ مند ثابت ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں بھی اس کا بدلہ خود دے۔

آخر میں احباب کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق بخشے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی نصرت ہمارے شامل حال کرے۔ اللّٰھم آمین

بچوں کو طبعی رجحان کے مطابق تعلیم دیں

حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب نے طلباء اور ان کے والدین کی توجہ اس ضروری امر کی طرف مبذول کی ہے۔ کہ غیر ضروری زیادہ تعداد میں دن بدن ہمارے طالب علم اعلیٰ تعلیم کی طرف جا رہے ہیں۔ اس کا قومی طور پر فائدہ کی بجائے نقصان ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے صرف ان طلباء کو جانا چاہیئے۔ جو اچھی "قابلیت" کے اہل ثابت ہوں۔ تھرڈ ڈویژن میٹرک کا کالج کی تعلیم کے لئے نکلنا وقت اور روپے کا ضیاع ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ بچوں کو ان کے طبعی میلان کے مطابق ضروری کاموں پر لگا دیں۔ ٹیکنیکل تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ میٹرک میں تھوڑے نمبر لینے والے بھی ہنر سیکھ کر ترقی کر سکتے ہیں۔ فوج اور پولیس اور سول میں موزونیت کے لحاظ سے چھوٹے درجے پر بھرتی ہو کر محنت اور توجہ سے اعلیٰ درجوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ پولیس میں ایف۔ اے پاس کو بہتر موقع ملتا ہے۔ سی۔ ٹی کر کے محکمہ تعلیم میں بھی ایف اے آ سکتا ہے۔ یونیورسٹی کے امتحانات میں اچھے نکلنے والوں کو جوڈیشل لائن کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ مقابلے کے امتحانات کا وقتاً فوقتاً اخبارات میں اعلان نکلتا رہتا ہے۔ ان کے لئے تیاری کر کے اعلیٰ ملازمتوں میں آنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ مرکزی حکومت کی اعلیٰ ملازمتوں سی۔ ایس پی۔ پی۔ ایف۔ ایس اور پی۔ ایس۔ پی وغیرہ کا آئندہ امتحان مقابلہ یکم دسمبر ۱۹۵۴ء سے شروع ہونے والا ہے۔ (الفضل $\frac{۶۵}{۵۴-۶-۱۰}$) چوٹی کے طلباء کو میدان میں آنا چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

داخلہ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

بصیغہ رجسٹری پرنسپل صاحب کو درخواستیں $\frac{۶}{۵۴}$۔۳۱ تک پہنچنی لازم ہیں۔ ابھی ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔ سکول کا پراسپکٹس قیمتی چھ آنے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے بارہ آنے کا منی آرڈر بھیج کر ڈاک میں منگوایا جا سکتا ہے۔ قرضہ حسنہ کی درخواستیں مجوزہ فارم میں جو ایک روپیہ میں ملتا ہے، $\frac{۶}{۵۴}$۔۳۱ تک مطلوب ہیں۔ (رسول لاہور $\frac{۶}{۵۴}$۔۱۹) (ناظر تعلیم و تربیت)

فضیلت اسلام

اسلامی عبادات

995

دنیا کے تمام مذاہب میں عبادات پائی جاتی ہیں۔ اور ہر مذہب کے پیرو اسبات کے دعویدار ہیں کہ ہمارے مذہب کی عبادات باقی تمام مذاہب کی عبادات سے اچھے اور اعلیٰ ہیں۔ لیکن اگر غور کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اسلام کی مقرر کردہ عبادات کے فضائل اور فوائد اور حکمتیں اس قدر ہیں۔ کہ وہ دیگر مذاہب کی عبادات میں موجود نہیں۔ چنانچہ اسلامی عبادات کی حقیقت کے علاوہ اگر ان کی ظاہری صورتوں کو بھی دیکھا جائے۔ تو وہ بھی متعدد حکمتوں سے پُر ہیں۔ جیساکہ ذیل میں ان عبادات کی ظاہری حالت کے متعلق واضح کیا گیا ہے۔

ظاہری عبادات کی ضرورت

لیکن اس سے قبل میں ان لوگوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہتے ہیں کہ ظاہری عبادات کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ قلبی عبادت ہونی چاہیئے۔ سو گزارش ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ظاہری عبادت کی ایک بہت بڑی حکمت یہ بیان فرمائی ہے۔ ومن یعظم شعائر اللّٰہ فانھا من تقوی القلوب (الحج ۴) کہ جو شخص ان مقامات کا ادب کرتا ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ کا جلال ظاہر ہوا۔ سو ایسا ہونا ہی چاہیئے۔ کیونکہ دل کی خشیت کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے۔ اور اسبات کا ذکر کہ ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے۔ اس آیت میں ہے کہ:۔ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون (التطفیف ۱) یعنی لوگوں کے اپنے عمال بد کی وجہ سے ہی ان کے دلوں پر زنگ لگتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عبادت کی ظاہری صورتیں اسلئے رکھی جاتی ہیں۔ کہ ان کا اچھا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ یعنی جو شخص ظاہر میں خدا تعالےٰ کے سامنے جھکے گا۔ باطن میں بھی ..... وہ خدا تعالےٰ کا فرمانبردار ہوجائیگا۔ پھر ایک حکمت ظاہری عبادات میں یہ بھی ہے۔ کہ تمام حصے جسم انسانی کے جو خدا کے ممنون احسان ہیں۔ خدا تعالےٰ کا شکر بجالانے میں شامل ہوجاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے احسانات روح اور جسم دونوں پر ہیں۔ پر جب عبادت میں دونوں شامل ہوجائیں گے۔ تو عبادت مکمل ہو جائے گی۔ ورنہ ناقص رہے گی۔

ایک فائدہ ظاہری عبادت میں یہ ہے کہ اس سے قومی روح پیدا ہوتی ہے۔ بچے یہ سبق کہ اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں سے محبت کرنی چاہیئے۔ اپنی ظاہری تعلقات کو دیکھکر سیکھتے ہیں جو وہ اپنے ماحول کے لوگوں کے برتاؤ سے معلوم کرتے ہیں۔ اگر محبت کے جذبات دل میں مخفی ہوتے۔ تو کبھی یہ عام جذبہ محبت رشتہ داروں میں نہ پایا جاتا

پس اگر اللہ تعالےٰ کی محبت کے اظہار کی ظاہری علامات مقرر نہ کی جائیں۔ اس کی شان کا اقرار جسمانی علامات سے نہ کیا جائے۔ اور زبان سے نہ کیا جائے۔ تو یقیناً آئندہ نسل میں خدا تعالےٰ کی محبت پیدا نہیں ہوسکتی۔ پس معلوم ہوا کہ آئندہ نسلوں میں محبت الٰہی پیدا کرنے کا ذریعہ یہی ہے کہ ان کے سامنے عبادت ظاہری کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

ظاہری عبادت کی ضرورت و حکمت بیان کرنے کے بعد اب میں اسلامی عبادت کو لیتا ہوں۔ سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔

نماز کی ظاہری حرکات

نماز کے لئے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں اور ان کے نیک نتائج یاد آتے ہیں۔

نماز کی حقیقت یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی تحمید اور تقدیس کرتا ہے۔ اپنی بندگی کا اقرار کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے۔ دعا نماز کی اصل جڑ ہے۔ پھر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا۔ رکوع۔ قیام۔ سجدہ دو زانو بیٹھنا یہ تمام حرکات ایسی ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں عاجزی اور خاکساری کے اظہار کے لئے اختیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً مصر کے قدیم لوگ گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر ادب کا اظہار کرتے تھے۔ ہندوستان میں سجدہ کا رواج ہے اور یورپ میں گھٹنوں کے بل گر کر فروتنی ظاہر کی جاتی ہے۔ پس خدا تعالےٰ نے یہ ظاہری حرکات اسلئے رکھی ہیں۔ تاکہ انسان کو بتایا جائے کہ اے انسان یہ حرکات تجھ کو کسی انسان کے سامنے بجا لانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ ان طریقوں سے عاجزی کا اظہار صرف خدا کے آگے کرنا چاہیئے پس تجھ کو چاہیئے۔ کہ صرف اسی کے آگے جھکے اور رکوع و سجدہ کرے اور اس کے آگے جبین نیاز خم کرے۔

نماز باجماعت

علاوہ ازیں نماز باجماعت میں یہ حکمت ہے کہ اس سے اخوت باہمی پیدا ہوتی ہے۔ اور تکبر دور ہوتا ہے کیونکہ نماز میں امیر و غریب اور ادنیٰ و اعلیٰ پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اس طرح یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ تمام انسان انسانیت کے لحاظ سے برابر ہیں۔

نماز کا فائدہ

نماز کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے بجالانے سے انسان خدا تعالےٰ کا شکر گذار بن جاتا ہے۔ اس میں خشیت اللہ پیدا ہوجاتی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (سورۃ عنکبوت) یعنی نماز پڑھنے سے انسان گناہ اور بدکاریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ نمازی آدمی کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ خدا کا خوف اور ارتکاب گناہ جمع ہوسکیں۔

دیگر مذاہب کی عبادتیں

اسلامی نماز کے مقابلہ میں کسی اور مذہب کی عبادت جو ایسی پرحکمت ہو ہرگز پیش نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان میں عبادات بہیا ہی بہت کم اور وہ بھی غیر مفید۔

مثلاً ہندوؤں نے مورتی بھی ایک عبادت بنا رکھی ہے۔ حالانکہ اس سے سوائے مالی نقصان کے اور کوئی روحانی فائدہ نہیں۔ اور یوں بھی اس کا بجالانا غریب لوگوں کے لئے ناممکن ہے۔

روزہ

دوسری اسلامی عبادت روزہ ہے روزہ میں انسان سارا دن خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے اسکے حکم کے مطابق بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ اس عبادت میں بہت فوائد ہیں۔ اوّل یہ کہ روزہ رکھنے سے انسان کو خدا تعالےٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کا زیادہ موقعہ ملتا ہے۔ کیونکہ جب انسان کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ ہوگا۔ تو اس کی توجہ خدا کی طرف لگی ہوگی۔ دوئم۔ یہ کہ بھوکے رہ کر انسان کو نعمت الٰہی کا شکریہ ادا کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔ کیونکہ آرام کی قدر تکلیف کے بعد ہوتی ہے سوم یہ کہ روزہ رکھنے سے انسان کو محسوس ہوتا ہے۔ کہ غرباء کو بھوک کس قدر ستاتی ہے اور اس طرح ان کو صدقہ و خیرات وغیرہ دینے کی تحریک ہوتی ہے۔ چہارم یہ کہ روزہ رکھنے سے انسان میں جفاکشی اور محنت کی عادت پیدا ہوتی ہے اور جفاکش آدمی کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ ہر جگہ محنت سے اپنا گزارہ کرسکتا ہے۔ پس روزہ بھی ایسی اسلامی عبادت ہے۔ جو خوبیوں اور فوائد روحانی و جسمانی کے لحاظ سے اپنی مثل آپ ہے

حج

تیسری اسلامی عبادت حج ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالےٰ کے لئے وطن چھوڑنے اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے الگ ہونے اور سفر کی تکالیف برداشت کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ علاوہ ازیں اس عبادت سے شعائر اللہ کی عظمت قائم ہوتی ہے۔ اور وہ واقعہ یاد آتا ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ کو خدا کی رضا کے لئے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو جنگل میں چھوڑنے پر پیش آیا۔ پس حج کے لئے جانیوالے انسان کے سامنے یہ نقشہ آجاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرنے والے دین و دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اور یہ نقشہ دیکھکر انسان کو قربانی کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

قربانی

چوتھی عبادت اسلامی قربانی ہے۔ اس سے یہ غرض ہے۔ کہ قربانی کرنے والا گویا یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ جس طرح یہ جانور مجھ سے ادنیٰ ہونے کی وجہ سے میرے لئے قربان کیا جاتا ہے اسی طرح مجھے اگر اپنے سے اعلیٰ چیزوں کے لئے جان تک دینی پڑے گی۔ تو میں ہرگز انکار نہ کروں گا۔ پس عبادات اسلامیہ کی ظاہری اور باطنی ہر دو صورتیں روحانی و جسمانی فوائد اپنے اندر رکھتی ہیں۔ لیکن دیگر مذاہب کی عبادات میں نہ اس قدر حکمتیں ہیں اور نہ ہی وہ روحانیت پیدا کرنے کی محرک ہیں۔

موصی صاحبان کی اطلاع کیلئے

بجٹ فارم اصل آمد ۱۳۲۵-۱۳۲۴ہش اکثر موصیوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ باقیوں کو بھیجا جا رہا ہے اس فارم کا پر کرنا ہر موصی کے لئے ضروری قرار دیا جا چکا ہے۔ اسلئے اس فارم کو جلد سے جلد پر کرکے ارسال فرما دیں۔ تاکہ آپ کو سالانہ حساب بھیجا جاسکے اور جن کی طرف سے یہ فارم پُر ہوکر آگیا ہے۔ ان کو سالانہ حساب بھیج دیا گیا ہے۔ اور کچھ بھیجا جا رہا ہے۔ جن موصیوں کے ذمہ بقایا ہو وہ جلد سے جلد بقایا ادا فرما دیں۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جن کے ذمہ چھ ماہ یا چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہو۔ ان کی وصیت منسوخ کردی جائے۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز)

قائدین مجالس ضلع شیخوپورہ توجہ فرمائیں

قائدین خدام الاحمدیہ مجالس ضلع شیخوپورہ کی خدمت میں عرض ہے کہ مرکز کی ہدایات کے مطابق ایک اجلاس مورخہ ۳۰ رجون بروز بدھ۔ کوٹھی چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں قائد ضلع کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا۔ اسلئے تمام قائدین ضلع ٹھیک دس بجے تشریف لے آویں۔

(قائد خدام الاحمدیہ شیخوپورہ)

کفر کے فتویٰ سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ اس سے ایک فرقہ غیر مسلم اقلیت میں تبدیل ہو جائے

آزادی رائے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر طرح کے اظہار رائے پر کوئی باز پرس کی ہی نہ جائے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ!

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہو کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اگر ۹۰ فی صد علماء اس بات پر اتفاق کریں۔ کہ مرزا غلام احمد پر ایمان رکھنے والا کافر ہوتا ہے یا اسے سنگسار کر دیا جائے۔ تو وہ اس فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے۔ لیکن کفر کے فتوے سے یہ بات لازم نہیں آتی۔ کہ اس سے ایک فرقہ غیر مسلم اقلیت میں تبدیل ہو جائے۔ انہوں نے ان مطالبات کی اساس کو ایک اسلامی ریاست کے مطالبہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد کفر کے فتاویٰ اسلام میں ایک عام بات چلے آ رہے ہیں لیکن جن لوگوں کے خلاف ایسا کوئی فیصلہ کیا گیا۔ اس سے وہ افراد یا جماعتیں شہری حقوق سے محروم نہیں ہو جاتے تھے۔ یہ بات ایک ایسی ریاست میں یقیناً حوصلہ افزا اور خوش کن ہے۔ جہاں فتووں کا توپوں اور مکھن کی طرح ناگزیر ہو جانے کا امکان ہے یہ آخری رائے ہماری اپنی ہے۔

خواجہ ناظم الدین نے اس بات سے اتفاق کیا۔ کہ انہوں نے مسٹر دولتانہ کو یہ مشورہ نہیں دیا تھا کہ وہ علماء کو اپنے مذہبی عقیدے کے کھلم کھلا اظہار سے روکیں۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہوتا۔ کہ آزادی رائے میں مداخلت کی گئی ہے۔ لیکن آزادی رائے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر طرح کے اظہار رائے پر کوئی باز پرس کی ہی نہ جائے۔ اور جب مقررین نے حدود سے تجاوز کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس وقت اگر حکومت پنجاب تعزیرات پاکستان کی دفعات ۱۵۳ اور ۲۹۵ الف کو احتیاط سے استعمال کرتی۔ تو صورت حال اس حد تک خراب نہ ہوتی کیونکہ اگر علماء بھی "راست اقدام" کو روکنے کی کوشش کرتے۔ تو وہ بھی رائے عامہ کے ڈر سے ایسا نہیں کر سکتے تھے۔

چونکہ خواجہ ناظم الدین نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ وہ علماء کے ساتھ تصادم سے بچنا چاہتے تھے۔ اس لئے یہ سوال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کہ کیا ۱۴ اگست ۱۹۵۲ء کی کانفرنس میں تصادم کو روکنے کے لئے کوئی فیصلہ کیا گیا۔ یا نہیں۔ مسٹر دولتانہ کے دو اپنے گواہ سردار عبد الرب نشتر اور خان سردار بہادر خان بھی اپنے پیش کئے۔ جن سے اگست کی کانفرنس کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ہر دو [illegible] مسٹر دولتانہ کی حمایت میں کچھ نہیں کہتے۔ اول الذکر نے یہ کہا ہے کہ جب صوبائی نمائندوں سے ان کے نقطہ نظر کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو خان عبد القیوم خان نے طاقت کے استعمال کی مخالفت کی کیونکہ اس کا ردعمل ان کے صوبے پر بھی ہوگا۔ ان کے برعکس مسٹر دولتانہ کی رائے یہ تھی۔ کہ اگر مرکز نے یہ حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ تحریک کو دبا دیا جائے۔ تو کچھ کوشش کے بعد حکومت پنجاب صورت حال سے عہدہ برآ ہو سکے گی۔

سردار عبد الرب نشتر یہ نہیں کہہ سکے کہ وزیر اعظم نے کوئی رائے ظاہر کی۔ یا کوئی رسمی فیصلہ کیا گیا تھا یا نہیں مگر عام خیال یہ تھا۔ کہ تحریک طاقت سے دبائی جا سکتی ہے۔ خواجہ ناظم الدین کا بھی عام طور پر یہی خیال تھا۔ وہ مطالبات کے حق میں نظر نہیں آتے تھے۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ رائے عامہ کو طاقت سے دبانے کے حق میں نہیں تھے۔

سردار بہادر خان

سردار بہادر خان نے کہا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے مرکزی حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ وہ صاف اور غیر مبہم فیصلہ کرے۔ اور اس طرح پنجاب میں انتظامیہ مشینری کو پائیدار بنیادوں پر کھڑی کر دے اس صورت میں رائے عامہ کو باخبر کرنے کے لئے حکومت اپنی سیاسی مشینری مسلم لیگ اور پولیس کو استعمال کر سکے گی۔ مسٹر دولتانہ کے ایک اور گواہ مسٹر چندریگر سے اس ملاقات کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا۔

اس بیان سے خواجہ ناظم الدین کے اس دعویٰ کی تردید نہیں ہوتی۔ کہ کانفرنس ۱۴ اگست کے سرکاری اعلان کو معاملہ کا بہترین حل سمجھتی تھی۔ سردار عبد الرب نشتر جنہوں نے وزیر اعظم کی ہدایت پر اعلانیہ کا مسودہ تیار کیا تھا کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ یہ اس کانفرنس میں تیار نہیں کیا گیا۔ مگر یہ یقیناً کانفرنس میں بحث و تمحیص کا نتیجہ تھا۔ خواجہ ناظم الدین کی اس پیش بینی کے بغیر تردید کا ضرور کچھ مطلب ہوگا۔ کہ کانفرنس نے علماء کے ساتھ تصادم روکنے کا فیصلہ کیا۔

اگر کانفرنس نے یہی فیصلہ نہیں کیا۔ تو مسٹر دولتانہ کا یہ استدلال بے معنی ہو جاتا ہے۔ کہ ۱۴ اگست ۱۹۵۲ء کے بعد انہیں کارروائی کے لئے کھلی چھٹی نہیں دی گئی۔ اور اگر کانفرنس ۱۴ اگست کے اعلانیہ میں منتج ہوئی۔ تو اعلانیہ کو ایک تازہ اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ تحریک کو ایک خاص نہج پر چلانے کی ایک کوشش تھی۔ اور اس سے خواجہ ناظم الدین کے ذہن پر درشتی پڑ گئی ہے۔ زمیندار کے ایڈیٹر مولانا اختر علی خان نے جو کراچی میں دعوے کر گئے۔ ۲۰ اگست ۱۹۵۲ء کے قریب یہ فاتحانہ اعلان کیا کہ مرکزی حکومت ۱۴ اگست کو چند مطالبات منظور کر لے گی۔ اور اس اعلانیہ کے الفاظ میں اس اعلان کا عجیب و غریب جواب دیا گیا تھا۔ خواجہ ناظم الدین اس امر سے انکار کرتے ہیں۔ کہ اس اعلان کے علاوہ کہ وہ یوم پاکستان کی تقریر میں اس سوال پر روشنی ڈالیں گے انہوں نے کوئی وعدہ کیا تھا۔ یہاں بھی مسٹر دولتانہ نے ایک ایسا بیان دیا ہے۔ جو ان کے وکیل نے دوسرے گواہوں سے پوچھنے کی کوشش نہیں کی کہ مرکزی وزراء نے خواجہ ناظم الدین کو بتایا تھا کہ انہیں مسٹر اختر علی خان سے کوئی وعدہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو انہیں اسے جلد عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

بہرحال یہ فیصلہ کیا گیا کہ پالیسی کا واضح اعلان ممکن یا سیاسی وجوہ کی بنا پر احسن نہیں ہے۔ اور عوام کو کسی نہ کسی طرح بہلا پھسلا کر اصل مسئلہ کو بچا لیا جائے۔ اور اس اعلانیہ کے ذریعہ پھسلانے کی یہ کوشش کی گئی۔ مسٹر دولتانہ نے اس امر کی توضیح نہیں کی۔ کہ وزراء کس طرح اپنے اس نظریہ کے بعد [illegible] خواجہ ناظم الدین کو اپنا وعدہ پورا کرنا چاہا۔ اور اس بات پر راضی ہو گئے۔ کہ ایک ایسا اعلانیہ جاری کیا جائے۔ جس میں مطالبات کا ذکر تک نہ کیا جائے۔ ہم اس لئے اعلانیہ کے وہی معنی سمجھیں گے جو اس کے الفاظ سے عیاں ہیں۔ اور ان امیدوں کے علی الرغم جو زمیندار کے اعلانیہ سے پیدا ہوئیں۔ خواجہ ناظم الدین نے مطالبات کی بجائے اپنی توجہ اصل وجہ کی طرف مبذول کی۔ اس سے یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ مطالبات کے بارے میں انہیں خاص دلچسپی نہیں تھی۔ اور اگر علماء نے اس سے کوئی امیدیں وابستہ کیں تو یہ ان کی خام خیالی تھی۔

ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مسٹر دولتانہ کے وکیل کو مسٹر انور علی کے اس بیان سے کیا فائدہ پہنچا۔ کہ زمیندار میں اعلان کی تردید ہونے سے عوام میں امید پیدا ہو گئی تھی۔ اگر اس اعلان سے وسیع پیمانہ پر فسادات ہوتے تو بارہ روز کے لئے امید پیدا ہو جانی ایک ایسی دلیل تھی جو قابل غور ہو سکتی تھی۔ نہ ہی ہم مسٹر انور علی کے اس کم و بیش متضاد بیان کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اعلانیہ نے احرار اور ان کے دوستوں کے ذہن میں یہ خیال پیدا کر دیا۔ کہ ان کے نقطہ نظر کو جزوی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور مزید مراعات دی جائیں گی۔ اگر اس اعلانیہ سے احرار خوش ہو گئے۔ تو یہ تحریک کو ایک خاص نہج پر چلانے کے لئے خواجہ ناظم الدین کی کوشش کامیاب ہو گئی۔ اور دوسری طرف زمیندار نے شروع میں جو امیدیں پیدا کی تھیں وہ ختم نہیں ہوئیں۔ کچھ بھی ہو خواجہ ناظم الدین کا یہ ارادہ نہیں تھا۔ کہ وہ یہ دیکھتے کہ کسی حالت میں بھی احرار حکومت کی کسی کارروائی سے خوش نہ ہوں۔ جس حد تک احرار کی شکایات صحیح نظر آتی تھیں خواجہ ناظم الدین کو اختیار تھا بلکہ یہ انتہائی ضروری تھا۔ کہ وہ انسدادی تدابیر اختیار کرتے۔

خواجہ ناظم الدین اس امر سے انکار نہیں کرتے کہ مسٹر دولتانہ وقتاً فوقتاً فیصلہ کے لئے زور دیتے رہے۔ دوسرا موقع ۲۶ اگست ۱۹۵۲ء کو مری میں پیدا ہوا۔ اور ان کے بیان کے مطابق تیسرا موقع مسلم لیگ کے اجلاس ڈھاکہ میں اکتوبر میں پیدا ہوا۔ آخر میں اس معاملہ کو ۱۴ جنوری ۱۹۵۳ء کو چھیڑا گیا۔ جب خواجہ ناظم الدین نے انہیں بتایا۔ کہ وہ علماء کے ساتھ تصادم

296

ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مسٹر چندریگر کی گواہی

مسٹر چندریگر جو مری اور لاہور کی گفت و شنید میں موجود تھے اول الذکر کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اور مسٹر دولتانہ دونوں نے وزیر اعظم پر مرکز کے رویہ کو متعین کرنے اور اس کا اعلان کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ کیونکہ مسلم لیگ اور عوام کے دوسرے سنجیدہ طبقے اس وقت تک جوابی پروپیگنڈا نہیں کر سکتے تھے۔ جب تک کہ مرکزی حکومت کا رویہ معلوم نہ ہو۔ اور اس بات کا امکان تھا کہ صورت حال ابتر ہو جائے

انہوں نے بتایا کہ وہ مری سے سردار عبدالرب نشتر کی واپسی کے بعد علماء سے اس مسئلہ پر گفت و شنید کریں گے۔ اور اس کے بعد پالیسی مرتب و متعین کریں گے۔ ان کا مقصد ایک ایسا فارمولا مرتب کرنا تھا۔ جو سب کو منظور ہو۔ اور وہ پاکستان مسلم لیگ کونسل سے اس کی توثیق کرانا چاہتے تھے۔ ہمارے ایک سوال کے جواب میں مسٹر چندریگر نے اعتراف کیا۔ کہ وزیر اعظم نے یہ الفاظ کہے تھے "ان مطالبات کا حوالہ دیئے بغیر اگر کبھی قانون اور امن عامہ کا سوال پیدا ہوا۔ تو اس سے صوبائی حکومت کو عہدہ برآ ہونا پڑے گا"۔ لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ مرکزی حکومت نے اگر کوئی نہ کوئی فیصلہ نہ کیا۔ تو قانون اور امن عامہ کی صورت حال متاثر ہوگی

مسٹر چندریگر نے بتایا کہ پھر ۱۶ فروری ۱۹۵۳ء کو مزید بات چیت ہوئی اور وزیر اعظم نے کہا۔ کہ وہ مختلف مکاتیب فکر کے علماء سے بات چیت کے متعلق پر امید ہیں۔ اور ان میں اختلاف رائے پر تکیہ کرتے ہوئے انہیں یہ توقع تھی کہ وہ ان میں سے بعض کو راست اقدام کی حمایت سے احتراز کرنے پر آمادہ کر لیں گے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ یہ راست اقدام عملی صورت میں ظاہر نہ ہونے پائے۔ انہوں نے یہ ارادہ ظاہر کیا۔ کہ ناکامی کی صورت میں عالم اسلام کے علماء کی کانفرنس طلب کریں گے۔

حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر فضل الٰہی نے گواہ سے پوچھا کہ ۲۶ اگست کو مری میں وزیر اعظم کی یہ رائے تھی۔ کہ اگرچہ مطالبات قابل قبول نہیں تھے۔ لیکن اگر ایسا اعلان کیا گیا۔ تو اس سے کیا تحریک چلانے والوں کو عوام کو مشتعل کرنے کا موقعہ ملے گا۔

اس کا یہ جواب دیا گیا۔ انہوں نے ۲۶ اگست کو کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔

ہم نے قانون اور امن عامہ کے متعلق خواجہ ناظم الدین کے رویہ کے بارہ میں جو سوال کیا۔ اس سے خواجہ ناظم الدین کی صفائی کے دو اہم پہلو نظر آتے تھے۔ بشرطیکہ انہیں ۲۶ اگست اور ۱۶ فروری کے جلسوں کے بارے میں مسٹر چندریگر کے بیان کے ضمن میں نہ دیکھا جائے۔ جو انہوں نے مسٹر دولتانہ کے وکیل کے سوالات کے جواب میں دیا تھا۔ اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا تھا کہ خواجہ ناظم الدین صرف علماء کے متعلق سوچ رہے تھے۔ اور کسی دوسری بات کے بارے میں نہیں۔ اگر یہ سوالات نہ کئے جاتے۔ تو اس بات کا امکان تھا کہ ہم ان کے بارے میں نامکمل نظریہ قائم کرتے۔ یہ درست ہے کہ علماء ان کے ذہن پر بڑی حد تک حاوی تھے۔ لیکن ان جوابات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ قانون اور امن عامہ کی صورت حال کو پوری طرح محسوس کرتے تھے۔ اور یہ کہ انہوں نے ۱۶ فروری کو کم از کم مطالبات کے متعلق صوبائی حکومت کو اپنے نظریات سے آگاہ کر دیا تھا۔ اگر یہ بات درست ہو۔ تو ۲۱ فروری ۱۹۵۳ء کو چیف سکرٹری کے دستخطوں کے ساتھ وزارت داخلہ کو جو خط بھیجا گیا تھا۔ اس کے ذریعہ کیا معلوم کرنا تھا۔ جس میں یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ مضبوط پالیسی متعین کی جائے۔ جسے وہ ان مطالبات کے بارے میں اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایسی وضاحت و تعین ان کے ہاتھ کافی مضبوط و مستحکم کر دے گی۔

بیان کے ایک مرحلہ پر مسٹر دولتانہ کی یہ شکایت تھی کہ خواجہ ناظم الدین علماء کو مراعات دینے کی پالیسی پر عمل پیرا تھے۔ تاکہ وہ انہیں دوسرے محاذوں پر استعمال کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی پالیسی یہی تھی۔ کہ تمام توجہ مذہبی امور پر مرکوز رہے۔ تاکہ توجہ اور وسیع ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے بعد وہ دستور سازی کے بہت سے کام مثلاً مساوی نمائندگی اور مسئلہ زبان کے بارے میں فیصلہ کرا سکیں۔ میرے پاس کوئی ایسی وجہ نہیں ہے کہ میں ان کے مذہبی خلوص پر شک و شبہ کر سکوں (یہ انہوں نے عدالت کے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا) مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے سیاسی مقاصد کے لئے مذہبی احساسات سے فائدہ اٹھا رہے تھے۔ یہ ایک خوشگوار پوزیشن تھی۔ کہ ان کے مذہبی عقائد اور ان کی سیاست ایک ہی جادہ پر گامزن تھی۔ اس صورت میں کہنا صحیح ہوگا۔ کہ وہ اندرونی مقاصد کے لئے علماء کو مراعات دے رہے تھے۔ جب دولتانہ کے وکیل نے خواجہ ناظم الدین سے اسلامی ریاست کے پیش نظر ان کے مذہبی عقائد کے بارہ میں سوالات کئے تو ان کی پوزیشن بہت مضبوط تھی ان کا مقصد یہ دکھانا تھا کہ خواجہ ناظم الدین کی سیاست پر ان کے مذہبی عقائد کس حد تک اثر کرتے ہیں۔

خواجہ ناظم الدین کے بیان کے مطابق قائداعظم خود بھی اسلامی دستور کو اپنا نصب العین سمجھتے تھے اور فی الحقیقت پاکستان اسی یقین دہانی پر حاصل کیا گیا۔ انہوں نے اس خیال کو قبول نہیں کیا کہ قائد اعظم کا خیال یہ تھا۔ کہ پاکستان ایک واحد قوم ہو جو مسلموں اور غیر مسلموں پر مشتمل ہو۔ جسے شہریت کے مساوی حقوق حاصل ہوں۔ کیونکہ اگر ان کا نظریہ یہی ہوتا تو مسلم لیگ کی دوبارہ تنظیم کا مشورہ نہیں دیتے جب انہیں یہ یاد دلایا گیا کہ قائد اعظم نے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ وقت آئے گا جب ہندو ہندو نہیں رہیں گے اور مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے۔ تو یہ مذہب کی جانب اشارہ نہیں تھا۔ کیونکہ مذہب ہر فرد کا انفرادی مسئلہ ہے۔ بلکہ ایک شہری کی حیثیت سے سیاسی لحاظ سے ہندو ہندو اور مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے۔ تو انہوں نے بے تکلفی سے یہ اعتراف کیا۔ کہ مذہب یا اسلامی ریاست کے بارے میں یہ ان کا نظریہ نہیں ہے۔ انہوں نے اس امر کا بھی اعتراف کیا کہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی عبوری رپورٹ میں جو خان لیاقت علی خاں کی زندگی میں پیش ہوئی۔ مذہبی سلطنت کی تصویر پیش نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ رپورٹ تین دوسرے وزیروں کی معیت میں علماء سے بات چیت کا نتیجہ ہے۔ اور ان میں سردار عبدالرب نشتر بھی شامل ہیں۔ المختصر جس ماحول سے یہ موجودہ رپورٹ پیدا ہوئی۔ وہ انتہائی مذہبی ماحول تھا۔ ایسی حکومت کے لئے جو اس طرح مذہب سے وابستہ ہو مطالبات کو رد کرنا کیسے ممکن تھا۔ اس دلیل میں وزن موجود ہے۔ مگر دوسرے حالات کی غیر موجودگی میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے یہ تاثر پیدا کیا کہ وہ وقت آنے پر مطالبات کو منظور کریں گے۔ مگر چند علماء نے جنہوں نے وفد کی شکل میں ان سے ملاقات کی ہمارے سامنے یہ بیانات دیئے ہیں۔ ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ان کا طرز عمل عقلمندوں کے لئے صاف اور واضح ہونا چاہیئے۔ مولانا مرتضٰے احمد خان میکش نے دوبارہ ۱۳ اور ۱۷ اگست کو ان سے تین یا چار اشخاص کے ساتھ ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں ہمارا مطالبہ دستور ساز اسمبلی کے احاطہ اختیار میں ہے ہم نے ان سے یہ سوال کیا کہ آیا وہ ایوان کے قائد کی حیثیت سے اس سوال کو اٹھائیں گے انہوں نے کہا کہ وہ اس سوال پر غور کریں گے۔ چودھری محمد ظفر اللہ خان کے بارے میں انہوں نے یہ آخری رائے ظاہر کی کہ وہ اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ احمدیوں کو کلیدی ملازمتوں سے الگ کرنے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وفد کو انہیں مطالبہ باقاعدہ پیش کرنا ہوگا۔ اور وہ اس پر ہمدردانہ غور کریں گے۔ مگر اس کے ساتھ ہی انہوں نے وفد سے پوچھا۔ کہ انہوں نے ۱۴ اگست کا سرکاری اعلان دیکھا دوسرے الفاظ میں یہ کافی تھا۔ (باقی)

۳۰ جون کا مکمل سورج گرہن سائنسدانوں کے نزدیک خاص اہمیت کا حامل ہے

سورج کو ۲۱۵۱ء سے قبل اتنا مکمل گرہن اور کوئی نہیں لگے گا

کراچی ۲۱ جون۔ امریکی ماہرین نجوم کی ایک جماعت ۳۰ جون کو کوئٹہ میں سورج کے مکمل گرہن کا مشاہدہ کرے گی۔ حکومت پاکستان نے ان ماہرین کو ہر قسم کی امداد و مراعات دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ براؤن یونیورسٹی کے محکمہ نجوم کے چیئرمین پروفیسر چارلس ایس۔ سمائلے نے مکمل گرہن کا مشاہدہ کرنے کے لئے ماہرین نجوم کی تین پارٹیاں ترتیب دی ہیں۔ ان میں سے ایک پارٹی کینیڈا میں، دوسری سویڈن میں اور تیسری پاکستان میں گرہن کی کیفیت اور اس کے اثرات کا جائزہ لے گی۔ انہوں نے ان تینوں جماعتوں کے لئے کوئٹہ کو ہیڈ کوارٹر کے طور پر منتخب کیا ہے۔ تقسیم ہند کے بعد کوئٹہ میں یونیسکو کی مدد سے ایک رصدگاہ قائم کی گئی تھی۔ یہ ماہرین اس کے ذریعہ ہی گرہن کا مشاہدہ کریں گے۔ پروفیسر چارلس سمائلے اور ان کے بعض ساتھی پہلے ہی کوئٹہ پہنچ چکے ہیں۔ اسی طرح ۸ امریکی سائنسدان ایران میں سورج گرہن کا مشاہدہ کریں گے۔ ان میں ہارورڈ یونیورسٹی کے ڈاکٹر فرانسس ہیڈن اور اوہیو سٹیٹ یونیورسٹی کے ڈاکٹر ملین ہائنک بھی شامل ہیں۔ ۳۰ جون کا گرہن سائنسدانوں کی نگاہ میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ خیال ہے سورج کو ایسا مکمل گرہن جو شمالی امریکہ یورپ اور مشرق وسطیٰ پر محیط ہو ۱۴ جون ۲۱۵۱ء سے قبل نہیں لگے گا۔ اندازہ ہے کہ مختلف ممالک کے تقریباً دو سو سائنسدان اور ماہرین نجوم اس کا مشاہدہ کریں گے۔

عثمانیہ یونیورسٹی کا مستقبل

کمیٹی کا اجلاس جولائی میں ہوگا!

نئی دہلی ۱۲ جون: بھارتی حکومت نے عثمانیہ یونیورسٹی کے مستقبل پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کا پہلا اجلاس ۳۰ جولائی کو حیدرآباد میں ہوگا۔ ڈاکٹر ذاکر حسین اس کمیٹی کے صدر ہیں۔ اگرچہ یہ کمیٹی گذشتہ سال قائم کی گئی تھی لیکن اس کا ابھی تک کوئی اجلاس منعقد نہ ہو سکا تھا۔ پہلے اجلاس میں طریق کار کا فیصلہ کیا جائے گا۔ کمیٹی اس بارے میں سفارش کرے گی کہ آیا اس یونیورسٹی کو جنوب کے لئے مرکزی یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے یا اسے سٹیٹ یونیورسٹی کی شکل دے دی جائے۔ اس بارے میں مرکزی حکومت اور حکومت حیدرآباد کے درمیان کافی عرصہ تک خط و کتابت ہوتی رہی ہے۔

شاہ سعود اور شاہ حسین میں خفیہ معاہدہ

اردن کو برطانوی اثر سے نجات دلائی جائیگی

دمشق ۲۰ جون۔ اخباری اطلاعات کے مطابق شاہ سعود اور شاہ حسین والئی اردن کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق اردن کو برطانوی اثر سے نجات دلائی جائے گی۔ اور اردن کی فوج میں برطانوی افسر رہنے نہیں دیئے جائیں گے۔ شاہ سعود نے شاہ حسین کو اپنی فوج مضبوط بنانے کے لئے ہر سال اتنی مالی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے جتنی وہ برطانیہ سے اس وقت حاصل کر رہا ہے۔ لیکن یہ امداد اس شرط پر دی جائے گی کہ اردن آئندہ برطانیہ سے مالی امداد لینا بند کر دے۔

سینما کی برائیوں پر کنٹرول کیا جائے

وزیر اعظم بھارت سے ۱۳ ہزار خواتین کی درخواست

نئی دہلی ۱۱ جون: دہلی کی تیرہ ہزار خواتین نے وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو سے درخواست کی ہے کہ سینما کی برائیوں پر کنٹرول کیا جائے کیونکہ فلمیں بچوں کی اخلاقی صحت پر نہایت ناخوشگوار اثر ڈال رہی ہیں۔

درخواست میں کہا گیا ہے کہ اگر حکومت موجودہ آئینی اختیارات کے تحت اس سلسلہ میں کوئی موثر کارروائی نہیں کر سکتی تو اسے اپنے آئینی اختیارات میں اضافہ کرنے کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ خواتین نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ فلمیں ہمارے بچوں کی اخلاقی صحت تباہ کر رہی ہیں۔ ان سے بچے نہ صرف خطرناک جنسی عادات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان سے جرم و گناہ کی ترغیب و ترویج ہوتی ہے۔ اور معاشرہ میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

قاہرہ ۱۸ جون: ہفتہ کے روز قاہرہ میں انقلاب مصر کی سالگرہ منائی گئی۔ اس موقع پر جنرل نجیب نے ایک نشری تقریر کی جس میں عربوں اور اسلامی ممالک سے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے متحد ہونے پر زور دیا۔ میجر صلاح سالم نے بھی اس موقع پر ایک تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ تنازعہ سویز کے تصفیہ کے لئے ابھی تک برطانیہ یا مصر کی طرف سے دوبارہ بات چیت شروع نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے اس امر کی بھی تردید کی کہ ہندوستان نے برطانیہ اور مصر کے درمیان تصفیہ کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

کپڑے کی ہر قسم کے بیوپاریوں کیلئے لائسنس لینا ضروری قرار دیدیا گیا

لاہور ۲۱ جون: ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اب پنجاب میں کپڑے کے تاجروں کے لئے تھوک یا پرچون فروشی کا لائسنس لینا ضروری قرار دیا ہوگا۔ حکومت پنجاب کا پہلا نوٹیفکیشن واپس لے لیا گیا ہے جس کی رو سے گھریلو ملوں کے کپڑے کے بیوپاری لائسنسوں سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے تھے۔ صوبے کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان لائسنسوں کے متعلق درخواستیں وصول کریں گے۔

تھوک فروشی کے لائسنس حاصل کرنے والے درخواست دہندوں کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ یکم جولائی ۱۹۵۱ء سے سوتی کپڑے کا تھوک بیوپار کرتے ہوں۔ ان کی باقاعدہ دوکان ہو۔ وہ انکم ٹیکس ادا کرتے ہوں۔ اور ان کی سالانہ بکری کم از کم ایک لاکھ روپیہ ہو۔

پرچون فروشی کا لائسنس حاصل کرنے کی یہ شرط ہے کہ کپڑے کے کاروبار اور دوکان کی ملکیت سے متعلق مذکورہ صدر شرائط کے علاوہ کسی پرچون فروش کی سالانہ بکری کم از کم پانچ ہزار روپیہ ہونی چاہیئے۔ خوانچہ والوں کے لئے بھی لائسنس لینا ضروری ہے۔ اور اس مقصد کے لئے انہیں اس امر کا ایک سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا کہ متعلقہ درخواست دہندہ ماضی میں کپڑے کا کاروبار کرتا رہا ہے۔ اور اب بھی وہ یہی کام کرتا ہے۔

شہنشاہ جہانگیر کے ہیرے کی فروخت

لندن ۲۱ جون: ۲۰۰ قیراط کا ایک ہیرا فروخت ہو رہا ہے۔ یہ ہیرا سلطنت مغلیہ کے مشہور بادشاہ جہانگیر کی ملکیت رہ چکا ہے۔ اس پر فارسی میں جہانگیر اور نورجہاں کے نام کندہ ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ سلطنت مغلیہ کا آخری کندہ ہیرا ہے جو اب تک باقی ہے۔ روایت بیان کی جاتی ہے کہ یہ ہیرا تخت طاؤس کے ایک کلس میں ٹکا رہتا تھا۔

گیہوں کی نقل و حرکت ممنوع

بغداد الجدید ۲۱ جون۔ ریاست بہاولپور میں اناج کے کسی فاضل علاقہ سے دوسرے فاضل علاقہ میں گیہوں لے جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ مسافر اپنے ساتھ پانچ سیر سے زیادہ گیہوں نہیں لے جا سکتے۔ ریاست کی حکومت نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ حکومت کے منظور شدہ ایجنٹوں کے علاوہ اور کوئی شخص ۹ روپے چار آنے من سے کم قیمت پر گیہوں نہیں خرید سکتا۔ لیکن اگر گھٹیا قسم کی گندم ہو تو اس کم قیمت پر بھی خریدی جا سکتی ہے۔ یہ دو حکم اس لئے جاری کئے گئے ہیں تاکہ پچپن ہزار ٹن گندم خریدنے میں مدد ملے۔ اس گیہوں میں سے دس ہزار ٹن ریاست آئندہ ضروریات کے لئے ذخیرہ کرے گی۔ باقی مرکز کے لئے خریدا جا رہا ہے۔

دھان کی بہتر اقسام معلوم کرنیکی کوشش

حیدرآباد سندھ ۲۱ جون۔ سندھ میں ڈوکری کے مقام پر دھان کے تحقیقاتی مرکز نے دھان کی بہتر اقسام معلوم کرنے کی جو کوشش کی ہے اس کے نتائج حوصلہ افزا ثابت ہوئے ہیں۔ دوسرے صوبوں اور چاول پیدا کرنے والے ملکوں سے چاول کی پیداوار کے متعلق اعداد و شمار بھی منگائے گئے ہیں۔

تقرر اور تبادلے

لاہور ۲۱ جون۔ خان محمد اعظم آئی۔ ایس۔ ای بحیثیت چیف انجینئر اور سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ تعمیرات عامہ بلڈنگز اینڈ روڈز برانچ اپنی میعاد ملازمت مکمل کرنے کے بعد تین ماہ کی تعطیل پر چلے گئے ہیں۔

خان محمد انعام اللہ آئی۔ ایس۔ ای نے ہفتہ کے روز مسٹر محمد اعظم سے ان کے عہدے کے فرائض سنبھال لئے۔ ان کی جگہ میاں عبد العزیز پرنسپل پنجاب کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنولوجی نے دوسرے چیف انجینئر اور سیکرٹری حکومت پنجاب کے فرائض سنبھال لئے ہیں۔

فی الحال مسٹر عبد العزیز انجینئرنگ کالج کے پرنسپل کے فرائض بھی انجام دیں گے۔

گیہوں کی پیداوار میں کمی

واشنگٹن ۲۰ جون۔ امریکہ کے محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے کہ اس سال دنیا میں گیہوں کی پیداوار اتنی اچھی نہیں ہوگی کیونکہ موسمی حالات اتنے سازگار نہیں ہیں۔